حکومت پاکستان

ریونیو ڈویژن

فیڈرل بورڈ آف ریونیو

***

اسلام آباد، 24 اکتوبر، 2018 C.No.4(69) IT.Budget/2018 (PT-1)

سرکلر نمبر 06 بابت 2018

انکم ٹیکس

موضوع: فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018۔ انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 میں کی گئی اہم ترامیم کی وضاحت

فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 کے ذریعے انکم ٹیکس آرڈیننس میں بعض ترامیم کی گئی ہیں۔ بعض اہم ترامیم کی ذیل میں وضاحت کی گئی ہے:-

1. **افراد کے لیے ٹیکس کی شرحوں میں ترمیم**

(a) **تنخواہ دار افراد**

فنانس ایکٹ 2018 کے ذریعے تنخواہ دار اور غیر تنخواہ دار دونوں افراد کے لیے شرحوں کو یکجا کر دیا گیا اور قابل ٹیکس آمدن کی حد -/400,000 روپے سے بڑھا کر -/1,200,000 کر دی گئی۔ تاہم -/400,000 روپے اور -/800,000 روپے کے درمیان کی آمدن (آمدنوں) پر -/1000 روپے کی برائے نام ٹیکس شرح عائد کی گئی جبکہ -/800,000 روپے اور -/1,200,000 کے درمیانی آمدن (آمدنوں) پر -/2000 روپے کی برائے نام ٹیکس شرح عائد کی گئی۔ مزید برآں -/1,200,000 روپے اور -/2,400,000 روپے کے درمیان کی آمدن (آمدنوں) کے لیے 5 فیصد ٹیکس شرح، -/2,400,000 روپے اور -/4,800,000 کے درمیان کی آمدن (آمدنوں) کے لیے 10 فیصد ٹیکس شرح اور -/4,800,000 روپے سے زائد آمدن (آمدنوں) کے لیے 15 فیصد ٹیکس شرح متعارف کرائی گئی۔

فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 کے ذریعے ایک بار پھر تنخواہ دار اور غیر تنخواہ دار افراد کے لیے علی الترتیب علیحدہ ٹیکس شرحیں متعارف کرائی گئی ہیں جو یکم جولائی 2018 اور مابعد سے نافذ العمل ہوں گی۔ تنخواہ دار افراد (یعنی افراد جن کی مد "تنخواہ" کے تحت واجب الوصول آمدن کل آمدن کے 50 فیصد سے زائد ہو) پر قابل اطلاق شرحیں یکم جولائی، 2018 سے درج ذیل ہوں گی:-

نمبر شمار	قابل ٹیکس آمدن	ٹیکس کی شرح
(1)	(2)	(3)

1	جہاں قابل ٹیکس آمدن400,000روپے سے زائد نہ ہو	صفر فیصد
2	جہاں قابل۔ ٹیکس آمدن400,000سے زائد ہو لیکن800,00سے زائد نہ ہو	1000روپے
3	جہاں قابل ٹیکس آمدن800,000سے زائد لیکن1,200,000سے زائد نہ ہو	2000روپے
4	جہاں قابل ٹیکس آمدن1,200,000سے زائد لیکن2,50,000سے زائد نہ ہو	1,200,000روپے سے زائد رقم کا5فی صد
5	جہاں قابل ٹیکس آمدن2,500,00روپے سے زائد لیکن4,000,000روپے سے زائد نہ ہو	65,000روپے+2,500,000روپے سے زائد رقم کا15فی صد
6	جہاں قابل ٹیکس آمدن4,000,000سے زائد لیکن8,000,000سے زائد نہ ہو	2,90,000روپے+4,000,000سے زائد رقم کا20فی صد
7	جہاں قابل ٹیکس آمدن8,000,000سے زائد ہو	1,090,000روپے+8,000,000روپے سے زائد رقم کا25فی صد

ایک فقرہ شرطیہ کا بھی اضافی کیا گیا ہے جس میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ جہاں تنخواہ دار فرد کی قابل ٹیکس آمدن آٹھ سو ہزار (آٹھ لاکھ) روپے سے زائد ہو وہاں کم از کم قابل ادائیگیٹیکس دو ہزار ہو گا۔

یہ ذکر کرنا مناسب ہو گا کہ تنخواہ دار افراد کے لیے فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 کے ذریعے متعارف کرائی گئی ٹیکس شرحوں کے نتیجے میں ان تنخواہ دار افراد پر فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے متعارف کرائی گئی شرحوں کے مقابل ٹیکس بار کا اضافہ نہیں ہو گا جو 2.5 ملین روپے سالانہ یا -/208,333روپے ماہانہ کماتے ہوں۔ مزید بر آں 2.5 ملین روپے سالانہ یا -/208,333روپے ماہانہ سے زائد کمانے والے تنخواہ دار افراد پر ٹیکس کا بار پھر بھی فنانس ایکٹ، 2018 کے آغاز سے قبل کے ٹیکس بار کے مقابلے میں کم ہو گا۔

کسی ملازم کو تنخواہ ادا کرنے کا ذمہ دار شخص پابند ہے کہ وہ تنخواہ کی ادائیگی کرتے وقت ملازم کی اوسط ٹیکس شرح سے دفعہ 149 کے تحت ٹیکس وضع کرے۔ فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 کے آغاز کی پیروی میں ٹیکس کی اوسط شرح کا حساب / شمار انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 149 کی ذیلی دفعہ (2) کے مفہوم میں درج کلیہ کے مطابق کیا جائے گا:

$$A/B$$

جہاں

A: وہ ٹیکس ہے جو ٹیکس سال کے لیے ملازم کی قابل ٹیکس آمدن کے سلسلے میں ان نئی ٹیکس شرحوں کے مطابق شمار کیا جائے گا جو مذکورہ بالا جدول میں دی گئی ہیں اور جو یکم جولائی 2018 سے نافذ العمل ہیں؛ اور

B: ٹیکس سال کے لیے مد "تنخواہ" کے تحت ملازم کی تخمینی آمدن ہے۔

فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 کے آغاز سے قبل انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کی دفعہ 149 کے تحت ٹیکس کی کٹوتی کے مقاصد کے لیے ٹیکس کی اوسط شرح کا شمار ان ٹیکس شرحوں کی بنیاد پر کیا جارہا تھا جو فنانس ایکٹ 2018، کے ذریعے متعارف کرائی گئی تھیں یعنی جولائی، اگست اور ستمبر 2018 کے لیے ٹیکس کی اوسط شرح فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے متعارف کرائی گئی ٹیکس شرحوں کے مطابق تھی۔ تاہم فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ کی پیروی میں آرڈیننس کی دفعہ 149 کے تحت کٹوتی کے مقاصد کے لیے اوسط ٹیکس کا ٹیکس سال کے لیے ان کی نئی ٹیکس شرحوں کی بنیاد پر دوبارہ حساب کیا جائے گا جو تنخواہ دار افراد کے لیے فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ 2018 کے ذریعے متعارف کرائی گئی ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا پیراگراف میں بیان کیا گیا ہے۔ جاری سال کے بقیہ مہینوں کے لیے آرڈیننس کی دفعہ 149 کے تحتٹیکس کی کٹوتی ٹیکس کی اس اوسط شرح سے کی جائے گی جس سے یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ٹیکس سال کے اختتام تک مد "تنخواہ" کے تحتٹیکس اس تخمینی آمدن پر فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 کے ذریعے متعارف کرائی گئی شرحوں کی بنیاد پر کاٹا گیا ہے جو یکم جولائی، 2018 سے اطلاق پذیر ہیں۔ معاملے کی مزید وضاحت کرنے کے لیے درج ذیل میں مثال پیش کی جا رہی ہے:-

قابلِ ٹیکس تنخواہی آمدن	4,800,000روپے
ادا کردہ یا قابل ادائیگی ٹیکس کی اوسط شرح	400,000روپے
فنانس ایکٹ، 2018 کے تحت ٹیکس کی اوسط شرح (Rs. 300,000/4,800,00 x 100= 6.25 ٪)	6.25فی صد
فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 کے تحت ٹیکس کی اوسط شرح (Rs. 450,000/4,800,000 x 100 = 9.375 ٪)	9.375فی صد
400,000روپے تنخواہ کی ادائیگی پر جولائی 2018 کے دوران 6.25فی صد کی اوسط شرح سے کاٹا گیا ٹیکس	25,000روپے
جولائی، اگست اور ستمبر 2018 کے مہینوں کے دوران ان تین مہینوں کے لیے 1,200,000روپے تنخواہ کی ادائیگی پر 6.25فی صد کی اوسط شرح سے کاٹا گیا ٹیکس	75,000روپے
9.375فی صد کی اوسط شرح پر کاٹا جانے والا مطلوبہ ماہانہ ٹیکس جو فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 کی بنیاد پر شمار کیا گیا	37,500روپے
9.375فی صد کی اوسط شرح ٹیکس شرح سے قابل ادائیگی کل ٹیکس جو فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 کی بنیاد پر شمار کیا گیا	450,000روپے
6.25فی صد کی اوسط ٹیکس شرح سے جولائی، اگست اور ستمبر 2018 کے مہینوں کے دوران پہلے سے ہی کاٹا گیا ٹیکس	75,000روپے
جاری سال کے بقیہ مہینوں میں کاٹا جانے والا بقایا ٹیکس (375,000روپے=75,000روپے-450,000روپے)	375,000روپے
ٹیکس سال کے بقیہ مہینوں میں 400,000روپے ماہانہ تنخواہ کی ادائیگی پر آرڈیننس کی دفعہ 149 کے تحت کاٹا جانے والا	**41,667روپے**

/ ملتوی رکھا جانے والا ٹیکس	

(b) **غیر تنخواہ دار افراد**

فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 سے غیر تنخواہ دار افراد پر قابل اطلاق ٹیکس شرح میں بھی ترمیم ہو چکی ہے۔ یکم جولائی 2018 سے غیر تنخواہ دار افراد پر قابل اطلاق شرحیں درج ذیل ہوں گی:-

نمبر شمار	قابلِ ٹیکس آمدن	ٹیکس کی شرح
(1)	(2)	(3)
1۔	جہاں قابل ٹیکس آمدن 400,000 روپے سے زائد نہ ہو	صفر فی صد
2	جہاں قابل۔ ٹیکس آمدن 400,000 سے زائد ہو لیکن 800,00 سے زائد نہ ہو	1000 روپے
3	جہاں قابل ٹیکس آمدن 800,000 سے زائد لیکن 1,200,000 سے زائد نہ ہو	2000 روپے
4	جہاں قابل ٹیکس آمدن 1,200,000 سے زائد ہو لیکن 2,400,000 سے زائد نہ ہو	1,200,000 روپے سے زائد رقم کا 5 فی صد
5	جہاں قابل ٹیکس آمدن 2,400,00 روپے سے زائد لیکن 3,000,000 روپے سے زائد نہ ہو	60,000 روپے + 2,400,000 روپے سے زائد رقم کا 15 فی صد
6	جہاں قابل ٹیکس آمدن 3,000,000 سے زائد لیکن 4,000,000 سے زائد نہ ہو	150,000 روپے + 3,000,000 روپے سے زائد رقم کا 20 فی صد
7	جہاں قابل ٹیکس آمدن 4,000,000 سے زائد لیکن 5,000,000 سے زائد نہ ہو	350,000 روپے + 4,000,000 روپے سے زائد رقم کا 25 فی صد
8	جہاں قابل ٹیکس آمدن 5,000,000 سے زائد ہو	600,000 روپے + 5,000,000 روپے سے زائد رقم کا 29 فی صد

ایک فقرہ شرطیہ کا بھی اضافی کیا گیا ہے جس میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ جہاں غیر تنخواہ دار فرد کی قابل ٹیکس آمدن آٹھ سو ہزار (آٹھ لاکھ) روپے سے زائد ہو وہاں کم از کم قابل ادائیگی ٹیکس دو ہزار ہو گا۔

یہ ذکر کرنا مناسب ہو گا کہ غیر تنخواہ دار افراد کے لیے فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 کے ذریعے متعارف کرائی گئی ٹیکس شرحوں کے نتیجے میں الغیر تنخواہ دار افراد پر فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے متعارف کرائی گئی شرحوں کے مقابل ٹیکس بار کا اضافہ نہیں ہو گا جو 2.4 ملین روپے سالانہ (یا

200,000روپے ماہانہ) کماتے ہوں۔ مزید بر آں 2.4 ملین روپے سالانہ (یا200,000 روپے ماہانہ) سے زائد کمانے والے تنخواہ دار افراد پر ٹیکس کا بار پھر بھی فنانس ایکٹ، 2018 کے آغاز سے قبل کے ٹیکس بار سے کم ہو گا۔

2. انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 214D کے تحت آڈٹ کے لیے خود کار طور پر منتخب کردہ معاملات کی بندش کے لیے اختیار تمیزی (option)[آرڈیننس کی دفعہ 214E]

انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 214D آڈٹ کے لیے خود کار انتخاب کا اختیار دیتی تھی، اگر کسی شخص نے آرڈیننس کی دفعہ 118 کے تحت مقررہ تاریخ کے اندر یا بورڈ کی جانب سے بروقت آمدن کا گوشوارہ فائل داخل نہ کیا ہو جو آرڈیننس کی دفعہ 214A کے تحت مقررہ تاریخ کے اندر یا بورڈ کی جانب سے آرڈیننس 214A کے تحت توسیع کردہ مدت کے اندر فائل داخل کیا جانا مطلوب تھا یا کسی شخص نے گوشوارہ کے ساتھ آرڈیننس کی دفعہ 137 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت قابل ادائیگی ٹیکس ادا نہ کیا ہو۔ دفعہ 214A فنانس 2018 کے ذریعے حذف کر دی گئی تھی یعنی یکم جولائی 2018 سے۔ اس طرح وہ معاملات جو یکم جولائی 2018 سے قبل آڈٹ کے لیے منتخب کئے گئے تھے اب بھی زیر التواء ہیں۔ فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 [ایکٹ نمبر XXXVIII بابت 2018] کے ذریعے انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 نئی میں دفعہ 214E شامل کی گئی ہے جو ٹیکس دہندگان کو بعض شرائط جن کی بلحاظ ذیل وضاحت کی گئی ہے کی تعمیل پر آرڈیننس کی دفعہ 214D کے تحت خود کار طور پر منتخب کردہ ان کے زیر التواء آڈٹس کے تصفیہ کا اختیار تمیزی (option) دیتی ہے:-

i. ٹیکس دہندہ حذف شدہ دفعہ 214D کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت آڈٹ کے لیے منتخب کیا گیا تھا؛

ii. دفعہ 122 کے تحت یکم جولائی 2018 تک نوٹس جاری نہیں کیا گیا ہے کیونکہ مذکورہ ایکٹ نمبر XXX VIII بابت 2018 گزٹ آف پاکستان، غیر معمولی، حصہ-I میں 2018-10-08 کو شائع ہوا تھا۔

iii. ٹیکس دہندہ نے زیادہ ٹیکس جو حسب ذیل ہے کی ادائیگی کے ساتھ 2018-12-13 تک گوشوارہ میں رضاکارانہ نظر ثانی کی ہو:-

a. قابل ٹیکس آمدن پر گوشوارہ کے ساتھ ادا کردہ ٹیکس سے 25 فی صد زائد ٹیکس یا

b. جہاں کوئی ٹیکس قابل ادائیگی نہ ہو وہاں یافت کا 2 فی صد۔ یافت کے وہی معانی ہوں جن کی تعریف دفعہ 113 کی ذیلی دفعہ (4) میں کی گئی ہے۔

c. جہاں کوئی یافت ظاہر نہ کی گئی ہو وہاں آرڈیننس کی دفعہ 182 کی ذیلی دفعہ (1) کے نمبر شمار 1 پر اندراج کے تحت جرمانہ۔

ٹیکس دہندہ آرڈیننس کی دفعہ 214E کے تحت اختیار تمیزی (option) کے استفادہ کے ضمن میں وجہ بیان کرتے ہوئے کمشنر کو ارس (iris) سسٹم پر دفعہ 214D کے تحت آڈٹ کے منتخب کردہ گوشوارہ پر نظر ثانی کے لیے درخواست دے گا۔ کمشنر یہ یقینی بنانے کے بعد کہ بالا میں بیان کردہ شرائط کی تعمیل کر دی گئی ہے نظر ثانی کے لیے درخواست کی وصولی کے تین یوم کے اندر اجازت دے دے گا۔ اگر کمشنر کی طرف سے کوئی جواب نہ ملے تو ارس (iris) سسٹم کے چوتھے یوم کار پر نظر ثانی کے لیے درخواست خود کار طور پر قبول کر لے گا اور یہ تصور کیا جائے گا کہ کمشنر نے

نظر ثانی کی درخواست منظور کر لی ہے ارس(iris) سسٹم اس تاریخ سے نظر ثانی کی درخواست قبول کرے گا جس پر نظر ثانی درخواست دی گئی ہے۔ لہٰذا ارس (iris) سسٹم 2018-12-31 کو دی گئی نظر ثانی کی درخواستیں 2018-12-31 سے قبول کر لے گا، اگر چہ کمشنر نے 31-12-218 سے اگلے تین یوم کے اندر منظوری دی ہو۔ تاہم، ارس سسٹم (iris) خود کار طور پر پڑتال کرے گا کہ 2018-10-07 تک دفعہ 122 کے تحت نوٹس جاری نہیں کیا گیا ہے اور آیا نظر ثانی کے لیے درخواست دینے سے قبل قابلِ ٹیکس آمدن کی بنیاد پر گوشوارے کے ساتھ ادا کردہ ٹیکس کے مقابلے میں 25 فی صد زائد ٹیکس یا یافت کا 2 فیصد یا دفعہ 182 کی ذیلی دفعہ (1) کے نمبر شمار 1 پر اندراج کے تحت جرمانہ، جو بھی صورت ہو، ادا کر دیا گیا ہے۔ اگر ٹیکس ادا نہ کیا گیا یا دفعہ 122 کے تحت 2018-10-07 تک نوٹس جاری کر دیا گیا تھا تو ارس(iris) سسٹم نظر ثانی کے لیے درخواست قبول نہیں کرے گا۔

تاہم، گوشوارہ پر نظر ثانی یا 25 فی صد زائد ٹیکس یا یافت کے 2 فیصد کی ادائیگی کی شرط اطلاق پذیر نہیں ہو گی، اگر ٹیکس دہندہ کی آمدن میں تنخواہی آمدن یا دفعہ 169 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت حتمی ٹیکس کاری کی مورد آمدن یا آرڈیننس کی دفعات 5، 5AA، 6، 7، 7A یا 7B کی مورد ٹیکس کاری کی آمدن شامل ہو مثلاً اگر کسی شخص کی آمدن میں تقریباً 40 فی صد تنخواہ، 30 فی صد ڈیویڈنڈ (منافع منقسمہ) اور 30 فیصد قرض پر منافع شامل ہو تو شرط اطلاق پذیر نہیں ہو گی۔ تاہم اگر چہ آمدن کے 1 فی صد میں تقریباً کاروبار کی آمدن شامل ہو تو مذکورہ بالا شرائط اطلاق پذیر ہوں گی۔ ایسی صورتحال میں اگر دفعہ 122 کے تحت 2018-10-07 تک کوئی نوٹس جاری نہیں کیا گیا ہو تو ٹیکس دہندہ دفعہ 182 کی ذیلی دفعہ (1) کے نمبر شمار 1 پر اندراج کے تحت جرمانہ ادا کرے گا اور آڈٹ بند ہو جائے گا۔

دفعہ 214E میں ایک وضاحت کا بھی اضافہ کیا گیا ہے جو یہ وضاحت کرتی ہے کہ دفعہ 214E ان آڈٹس پر اطلاق پذیر نہیں ہو گی جو آرڈیننس 177 کے تحت کمشنر کی جانب سے یا دفعہ 214E کے تحت بورڈ کی جانب سے علیحدہ طور پر منتخب کئے گئے ہوں۔

3. نان فائلر کو غیر منقولہ جائیداد یا نئی کار کی منتقلی پر پابندی [انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 227C، دفعہ 182]

ٹیکس بنیاد کو وسعت دینے یا گوشوارہ فائلرز کی تعداد میں اضافہ کرنے کی کوششوں کو تقویت دینے کے لیے فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے دفعہ 227C شامل کی گئی تھی جس کے ذریعے موٹر گاڑیاں رجسٹر کرنے والی اتھارٹی یا موٹر گاڑی تیار کنندہ کی جانب سے مقامی طور پر تیار کردہ نئی گاڑی کی بکنگ، رجسٹریشن یا خرید یا درآمد شدہ گاڑی کی پہلی رجسٹریشن پر پابندی عائد کی گئی تھی تاوقتیکہ ایسا شخص فائلر ہو جیسا کہ آرڈیننس کی دفعہ (23A)2 میں تعریف کی گئی ہے۔ ایسی پابندی 5 ملین روپے سے زائد کی جائیداد کا انتقال رجسٹر کرنے والی، اندراج کرنے اور تصدیق کرنے والی اتھارٹی پر بھی لگائی گئی اور کسی شخص کی جانب سے پانچ ملین روپے سے زائد کی جائیداد کا انتقال رجسٹر کرنے، اندراج کرنے یا تصدیق کرنے کی کوئی درخواست یا استدعاء قبول نہیں کی جائے گی یا اس پر کارروائی نہیں کی جائے گی تاوقتیکہ ایسا شخص فائلر ہو جیسا کہ آرڈیننس کی دفعہ (23A)2 میں تعریف کی گئی ہے۔

اس پابندی کے نتیجے میں مختلف کیٹیگریوں کے اشخاص بشمول موٹر سائیکلز خریدنے والے، کم آمدن کمانے والے افراد کے لیے اور وراثت کے ذریعے جائیداد حاصل کرنے والے اشخاص کے لیے مشکل پیدا ہوئی۔ مزید بر آں، اس اقدام سے ان نان ریذیڈنٹ (غیر مقیم) افراد پر بھی منفی اثر پڑا جو غیر منقولہ جائیداد میں سرمایہ کاری کے خواہشمند تھے۔ مختلف کیٹیگریوں کی حقیقی مشکل کم کرنے کی غرض سے، فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 میں بلحاظ ذیل بعض اشخاص کے انکم آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 227C کے دائرہ کار سے اخراج کا اہتمام کیا گیا۔

(i). نان فائلر کی جانب سے مقامی طور پر تیار کردہ / درآمد شدہ گاڑیوں کی خرید پر پابندی 200CC سے کم صلاحیت پر مبنی انجن کی موٹر سائیکلیں خریدنے پر لاگو نہیں ہو گی۔ مزید بر آں، نان فائلرز کو زرعی ٹریکٹرز، موٹر سائیکل رکشے، رکشے اور کوئی دیگر موٹر گاڑی جو 200CC صلاحیت پر مبنی انجن کی حامل ہوں خریدنے کی آزادی ہو گی۔ علاوہ ازیں سمندر پار پاکستانیوں کے پاکستانی الاصل کارڈ یا قومی شناختی کارڈ کے حامل افراد جو شیڈولڈ بینک سے موٹر گاڑی کی بکنگ، رجسٹریشن یا خرید کی تاریخ سے قبل ساٹھ یوم کی مدت کے دوران معمول کے بینکاری چینلز سے بیرون پاکستان سے غیر ملکی زرمبادلہ بھیجنے کا سرٹیفکیٹ پیش کر سکیں وہ بھی مقامی طور پر تیار کردہ یا درآمد کردہ موٹر گاڑی کی خرید کے لیے فائلر ہونے کی شرط کے پابند نہیں ہوں گے۔

(ii). پانچ ملین روپے سے زائد مالیت کی حامل غیر منقولہ جائیداد کی خرید / منتقلی پر پابندی ان قانونی وارثوں پر اطلاق پذیر نہیں ہو گی جو وراثت کے ذریعے جائیداد حاصل کریں۔ مزید بر آں موٹر گاڑیوں کی خرید کے معاملے ہی کی مانند فائلر ہونے کی شرط ان اشخاص کے سلسلے میں اطلاق پذیر نہیں ہو گی جو پاکستانی الاصل کارڈ یا قومی شناختی کارڈ کے حامل ہوں، جو شیڈولڈ بینک سے پانچ ملین روپے سے زائد مالیت کی غیر منقولہ جائیداد کی رجسٹریشن، اندراج یا منتقلی کی تصدیق سے قبل ساٹھ یوم کی مدت کے دوران معمول کے بینکاری چینلز سے بیرون ملک سے غیر ملکی زرمبادلہ بھیجنے کا سرٹیفکیٹ پیش کر سکیں۔

نان فائلر کی جانب سے پانچ ملین روپے سے زائد کی مقامی طور پر تیار کردہ / درآمد کردہ موٹر گاڑیوں اور غیر ملکی جائیداد کی خرید پر موثر طور پر عملدرآمد کے لیے فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 گاڑیوں کے مقامی تیار کنندگان محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن اور غیر منقولہ جائیدادوں کو رجسٹر کرنے، اندراج کرنے یا تصدیق کرنے کی ذمہ دار اتھارٹیز پر مختلف جرمانے عائد کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔ جن کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے:-

(i). نان فائلر کی جانب سے مقامی طور پر تیار کردہ موٹر گاڑی بکنگ یا خرید کے لیے کوئی درخواست قبول کرنے والا یا اس پر کارروائی کرنے والا موٹر گاڑی کا مقامی تیار کنندہ انکم ٹیکس آرڈیننس کی دفعہ 182 کے تحت موٹر گاڑی کی مالیت کا 5 فی صد بطور جرمانہ ادا کرنے کا مستوجب ہو گا۔

(ii). نان فائلر کی جانب سے مقامی طور پر تیار کردہ موٹر گاڑی کی رجسٹریشن یا درآمد کردہ موٹر گاڑی کی پہلی رجسٹریشن کے لیے درخواست قبول کرنے، اس پر کارروائی کرنے یا اسے رجسٹر کرنے والی محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی اتھارٹی موٹر گاڑی مالیت کا 3 فی صد بطور جرمانہ ادا کرنے کی مستوجب ہو گی۔

(iii). اگر غیر منقولہ جائیداد رجسٹر کرنے، اس کا اندراج کرنے یا اس کی منتقلی کی تصدیق کرنے کی ذمہ دار کوئی اتھارٹی نان فائلر کے معاملے میں پانچ ملین روپے سے زائد مالیت کی رجسٹریشن یا منتقلی قبول کرتی ہے تو ایسی اتھارٹی ایسی غیر منقولہ جائیداد کا 3 فی صد بطور جرمانہ ادا کرنے کی مستوجب ہوگی۔ یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا کہ غیر منقولہ جائیداد رجسٹر کرنے، اس کا اندراج کرنے یا اس کی منتقلی کی تصدیق کرنے کی ذمہ دار اتھارٹیز میں ہاؤسنگ اتھارٹیز، ہاؤسنگسوسائٹیز، کوآپریٹوسوسائٹیز (انجمن ہائے امداد باہمی)، جائیدادوں کا رجسٹرار وغیرہ شامل ہیں۔

4. انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 165A کے تحت بینکوں کی جانب سے معلومات کی فراہمی

فنانس ایکٹ، 2013 کے ذریعے انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 165A شامل کی گئی تھی جو بلحاظ اس امر کے کہ فی الوقت نافذ العملکسی قانون میں کچھ مذکور ہو بینکار کمپنیوں سے فیڈرل بورڈ آف ریونیو کو معلومات فراہم کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے آرڈیننس کی دفعہ 165A میں متعارف کرائی گئی ترامیم کی بنیاد پر بینک مقررہ فارم پر طریق عمل کے مطابق درج ذیل معلومات فراہم کرنے کے لیے انتظامات کرنے کے پابند ہیں:-

(i). ایک دن میں 50,000 روپے سے زائد ان نقد رقوم اور ان پر فائلر اور نان فائلر کے لیے ٹیکس کٹوتی جن کی مجموعی رقم ماقبل ماہ کے دوران ایک ملین یا زائد ہو کے کوائف پر مشتمل اشخاص کی فہرستیں۔

(ii). ماقبل ماہ کے دوران جمع کرائی رقوم جو 10 ملین روپے یا زائد ہو کے کوائف پر مشتمل اشخاص کی فہرستیں۔

(iii). کسی شخص کی جانب سے کریڈٹ بلوں کے مقابل کی گئی ادائیگیوں جو تقویمی ماہ کے دوران مجموعی طور پر 200,000 روپے یا زائد پر مشتمل ہوں کے کوائف کی فہرست۔

فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 کی منظوری پر اس کی پیروی میں بینک مذکورہ بالا معلومات کے علاوہ درج ذیل اضافی معلومات فراہم کرنے کے بھی پابند ہوں گے:-

(iv). ماقبلمالیاتی سال کے دوران فائلرز کے ایک ملین اور نان فائلرز کے لیے 500,000 روپے کا قرض پر منافع حاصل کرنے والے اشخاص کی فہرست مع ٹیکس کٹوتی کے بارے میں معلومات۔

یہ ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ بینک بورڈ کو نمبر شمار (i)، (ii) اور (iii) پر مذکور معلومات کو ماہانہ بنیاد پر جبکہ نمبر شمار (iv) پر مذکور معلومات سالانہ بنیاد پر فراہم کرنے کے پابند ہوں گے۔

5. نانفائلرز کی جانب سے کی جانے والی بینکاری ترسیلات پر پیشگی ٹیکس کی شرح میں اضافہ [دفعہ 236P پڑھیے بشمول پہلے شیڈول کا ڈویژن XXI حصہ III]

ہر بینکار کمپنی، انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 236P کے مفہوم میں دستاویزات مثلاً ڈیمانڈ ڈرافٹ، پے آرڈر، خصوصی ڈپازٹ رسید، نقد ڈپازٹ رسید، مختصر مدتی ڈپازٹ رسید، روپوں میں ٹریولرز چیکوں کی فروخت پر 50,000 روپے یومیہ سے زائد رقم پر نان فائلر سے 4 فی صد کی شرح قابلِ تسویہ پیشگی ٹیکس وصول کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔ اس طرح تمام بینک اکاؤنٹس سے چیک کلئیرنسکے ذریعے فنڈز کی منتقلی، چیکوں، آنلائن / ٹیلیگرافی / میل کے ذریعے، براہِ راست ڈیبٹس (منہائیوں)، انٹرنیٹ، موبائل فونز کے ذریعے انٹر / انٹرا بینک ادائیگیوں اور مختلف دیگر طریقوں کے ذریعے فنڈز منتقلیوں پر بھی نان فائلرز سے آرڈیننس کی دفعہ 236P کے تحت ایسا ٹیکس وصول کیا جائے گا، اگر ایسی منتقلیاں (مجموعی طور پر) 50,000 روپے یومیہ سے زائد ہوں۔ ایف بی آر تسلسل کے ساتھ نان فائلرز کے لیے کاروبار کرنے کی لاگت بڑھانے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے جو عدم تعمیل کنندہ ٹیکس دہندگان ہیں۔ اس لیے، فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 کے ذریعے آرڈیننس کی دفعہ 236P کے ذریعے ٹیکس کی شرح 0.4 فیصد سے بڑھا کر 0.6 فیصد کر دی گئی ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اقدام عدم تعمیل کنندہ ٹیکس دہندگان کے ٹیکس نیٹ میں شامل ہونے اور ٹیکس بنیاد وسیع کرنے کے مقصد کے لیے کوششوں میں مدد و معاون ہو گا۔

6. **<u>صوبائی گورنروں اور وفاقی حکومت کے وزراء کے لیے ٹیکس کی مستثنیات کی باز خواستگیاں (withdrawals) [انکم ٹیکس آرڈیننس کے دوسرے شیڈول کے حصہ۔1 کی شق (شقیں) (51)، (52)، اور (53)]</u>**

منصفانہ اور عادلانہ ٹیکس کاری نظام نافذ کرنے کے حکومت کے نصب العین کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، فنانس ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، 2018 صوبائی گورنروں اور وفاقی حکومت کے وزراء کو دستیاب سابقہ بعض ٹیکس مستثنیات کی بلحاظ ذیل باز خواستگی (دست برداری) کا اہتمام کرتا ہے:-

(i). حکومت کی طرف سے صوبائی گورنروں کو فراہم کردہ مفت رہائش گاہ پر محیط مراعات پر دستیاب استثناء واپس لے لیا گیا ہے [آرڈیننس کے دوسرے شیڈول کے حصہ۔1 کی شق (51)]

(ii). حکومت کی طرف سے صوبائی گورنروں کو مہیا کردہ مفت سواری اور منظور کردہ تفریحی الاؤنس کا احاطہ کرنے والی مراعت (مراعات) پر دستیاب استثناء واپس لے لیا گیا ہے [آرڈیننس کے دوسرے شیڈول کے حصہ 1 کی شق (52)]

(iii). وفاقی حکومت کی طرف سے وفاقی حکومت کے وزراء کے لیے مفت رہائش گاہ (ان معاملات جہاں اس کی مالیت متعلقہ وزراء کی بنیادی تنخواہ کے 10 فی صد سے زائد ہو)، کرایہ مکان الاؤنس (مفت رہائش گاہ کے بدلے حکومت کی جانب سے ادا کردہ جو 5,50,000 روپے ماہانہ سے زائد ہو) مفت سواری اور تواضع / ضیافتی الاؤنس کا احاطہ کرنے والی مراعات پر دستیاب استثناء (مستثنیات) واپس لے لیا گیا ہے (لے لی گئی ہیں) [انکم ٹیکس آرڈیننس کے دوسرے شیڈول کے حصہ 1 کی شق (53) کا ترک (کی فروگزاشت)]

7. **<u>سپریم کورٹ آف پاکستان-دیامر بھاشا اور مہمند ڈیمز فنڈز کے لیے مستثنیات اور رعایتیں [انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کے دوسرے شیڈول کے حصہ 1 کی شق (شقیں) (61) اور (66)] [انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کے دوسرے شیڈول کے حصہ 4 کی شق (شقیں) (107)، (108) اور (109)]</u>**

پاکستان کو درپیش پانی کے بحران کا ازالہ کرنے کے لیے ڈیمز تعمیر کرنے کینا گزیر ضرورت کے پیش نظر سپریم کورٹ آف پاکستان-دیامر بھاشا اور مہمند ڈیمز فنڈ کو مختلف مستثنیات اور رعایتیں دی گئی ہیں۔ یہ مستثنیات اور ٹیکس رعایتیں ذیل میں بیان کی گئی ہیں:-

(i). سپریم کورٹ آف پاکستان۔ دیامر بھاشا اور مہمند ڈیمز فنڈ کو دیئے گئے کسی عطیہ کو آمدن ٹیکس سے استثنیٰ دیا گیا ہے۔[آرڈیننس کے دوسرے شیڈول کے حصہ 1 کی شق (61)]۔

(ii). سپریم کورٹ آف پاکستان-دیامر بھاشا اور مہمند ڈیمز فنڈ کی جانب سے حاصل کردہ آمدن کو استثناء دیا گیا ہے [آرڈیننس کے دوسرے شیڈول کے حصہ 1 کی شق (66)]

(iii). سپریم کورٹ آف پاکستان-دیامر بھاشا اور مہمند ڈیمز فنڈ کو عطیات دینے والے کسی شخص کو فنڈ کو دیے جانے والے چندوں کی نوعیت اور ذریعہ سے متعلق انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 111 کے تحت وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ یہ ذکر کرنا مناسب ہو گا کہ آرڈیننس کی دفعہ 111 جو کسی آمدن / اثاثہ جات / مصارف سے متعلق انکوائریز کرنے کا حق عطا کرتی ہے صرف سپریم کورٹ آف پاکستان-دیامر بھاشا اور مہمند ڈیمز فنڈ کو دیے گئے حقیقی چندہ / عطیہ پر اطلاق پذیر نہیں ہو گی [آرڈیننس کے دوسرے شیڈول کے حصہ۔IV کی شق (107)]

(iv). سپریم کورٹ آف پاکستان-دیامر بھاشا اور مہمند ڈیمز فنڈ کو انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 113 کے تحت یافت پر کم از کم ٹیکس کی عائد کردگی سے استثناء دیا گیا ہے۔ فنڈ درج ذیل ودہولڈنگ ٹیکس دفعات سے بھیمستثنیٰہو گا:-

(a) دفعہ 151 (قرض پر منافع)

(b) دفعہ 231A (بینکوں سے رقوم نکلوانا)

(c) دفعہ 231AA (بینکوں میں ترسیلات زر پر پیشگی ٹیکس)

(d) دفعہ 236P (نقد ذریعے کے علاوہ دیگر بینکاری ترسیلات زر پر پیشگی ٹیکس)

[آرڈیننس کے دوسرے شیڈول کے حصہ۔IV کی شق (108)]

(v). آرڈیننس کی دفعہ 236P کے تحت نان فائلرز کی جانب سے غیر نقدی بینکاری ترسیلات زر پر سپریم کورٹ آف پاکستان-دیامر بھاشا اور مہمند ڈیمز فنڈ کو منتقل کی جانے والی رقوم کے معاملہ میں بینک نان فائلرز سے پیشگی ٹیکس وصول نہیں کریں گے۔[آرڈیننس کے دوسرے شیڈول کے حصہ-IV کی شق (109)]۔

دستخط شدہ

ریما مسعود سیکریٹری (انکم ٹیکس بجٹ)